کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک آدمی کسی
سے کچھ پیسے لے کر ان کیلئے مدرسے کا سند بناتے ہیں یا سکول کا
سرٹیفکیٹ بناتے ہیں حالانکہ جس کیلئے سند یا سرٹیفکیٹ
بنایا جاتا ہے اس نے اس ادارے یا مدرسے میں پڑھا بھی نہیں ہے
اب پوچھنا یہ ہے کہ کسی ادارے والے کا ایسے آدمی کو سند دینا
یا سرٹیفکیٹ دینا جائز ہے کہ وہ بعد میں کسی اور کیلئے جاری کرے
حالانکہ اس نے ادارے میں پڑھا نہیں ہو۔

(۲) ایسی سند یا سرٹیفکیٹ کے عوض پیسے لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں

(۳) اگر کسی نے جعلی اسناد یا سرٹیفکیٹ کسی دوسرے والوں سے بنائے ہیں پھر
کسی ادارے کے نام سے۔ پھر ان کو کسی اور کے نام جاری کرتے ہو کیا
شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ نوٹ اب جو سرٹیفکیٹ یا اسناد دیتے ہیں
ان پر باقاعدہ اس ادارے کے سٹیمپ اور دستخط موجود ہوتے ہیں پھر
کسی مزید فریب کیلئے چند پیسوں کے عوض یا بغیر مفت جاری کرتے
ہیں تو کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے اگر جائز ہے تو کس صورت میں؟
کیا اس میں وہ ادارے والے اور یہ شخص جو جاری کرتے ہیں گنہگار ہیں
یا نہیں اور جس کیلئے بناتے ہیں وہ اس گناہ میں شریک ہیں یا نہیں
شرعاً مفصلاً جواب مطلوب ہے (باحوالہ)

المستفتی محمد نجیب اللہ

جواب منسلکہ صفحے پر ملاحظہ فرمائیں۔

دار الافتاء — کراچی — اسلامی جمہوریہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلّیا

کسی بھی ادارے کی جعلی سند یا سرٹیفکیٹ بنانا اور بنوانا اور اس میں معاونت کرنا یا کسی کو جعلی سند یا سرٹیفکیٹ بنانے یا آگے جاری کرنے کی اجازت دینا، شرعاًیہ سب جھوٹی گواہی اور دھوکے پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز اور گناہ ہے اسی طرح ان کاموں کے عوض پیسے لینا بھی ناجائز اور گناہ ہے، کیونکہ ناجائز کام کی اجرت بھی ناجائز ہوتی ہے۔ لہٰذا جتنے لوگ بھی اس گناہ میں معاون بنیں گے وہ سب گناہ میں شریک سمجھے جائیں گے۔

الأدب المفرد مخرجا (ص: 19)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟» ثَلَاثًا، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ - وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا - أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ» ، مَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْتُ: لَيْتَهُ سَكَتَ

شرح مشكل الآثار (3/ 366)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَأَعْجَبَهُ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ، فَإِذَا هُوَ بِطَعَامٍ مَبْلُولٍ , فَقَالَ: " لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا "

سنن الترمذي ت شاكر (3/ 615)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: «لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالمُرْتَشِيَ»

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طاہر عفی عنہ

دارالافتاء جامعۃ السعید

نزد نرسری کراچی

۸ ربیع الاوّل ۱۴۴۵ھ

۲۵ ستمبر ۲۰۲۳ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

رئیس دار الافتاء

دار الافتاء

فتوی نمبر ۱۹۲۱

مؤرخہ ۸-۳-۱۴۴۵ھ

۲۵-۹-۲۰۲۳ء